Regd No L 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

لاہور (پاکستان)

یوم یکشنبہ

شرح چندہ

سالانہ ۲۱ روپے
ششماہی ۱۱ "
سہ ماہی ۶ "
ماہوار ۲ ½ "
فی پرچہ ۱ر

۱۷ ربیع الثانی ۱۳۶۹ھ

جلد ۳/۳۸	۱۵ تبلیغ ۱۳۲۹ ہش	۱۵ فروری ۱۹۴۹ء	نمبر ۲۹

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۳ ماہ تبلیغ: مکرم جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب مطلع فرماتے ہیں۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی طبیعت تاحال خراب ہے۔ اور گلے میں زیادہ تکلیف ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ حضور کو جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

لاہور ۱۴ فروری: محترم ڈاکٹر محمد عبد اللہ خان صاحب کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے۔ کہ آج قدرے کمزوری محسوس ہو رہی ہے۔ ویسے عام طبیعت بفضلہ اچھی ہے۔ احباب دعا بدستور جاری رکھیں

برطانیہ اور فرانس میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ تبلیغ اسلام کا اعتراف

انگلستان میں نومسلموں کی روز افزوں تعداد کا تذکرہ

مولانا عبد الماجد صاحب دریا آبادی مدیر "صدق" لکھنؤ اپنے اخبار میں ڈاکٹر محمد حمید اللہ صاحب کے مقالہ مندرجہ اسلامک لٹریچر جنوری نمبر کے حوالے سے رقمطراز ہیں:-

(۱) "فرانس خصوصاً جنوبی و جنوب مغربی فرانس کے تمدن میں بلکہ خود فرنچ مسیحیت میں اگرچہ اسلامیت کے عنصر صاف نمایاں ہیں۔ تاہم فرانس میں کوئی بھی قدیم مسلمان خاندان موجود نہیں اور فرنچ نومسلموں کی تعداد بھی پیرس میں دس بارہ سے زائد نہ ہوگی۔ بخلاف برطانیہ کے جہاں نومسلموں کی تعداد بفضلہ تعالیٰ اچھی خاصی ہے اور روز افزوں ہے

بخلاف لندن کے پیرس میں کوئی اسلامی تبلیغ گاہ بھی نہیں۔ اب البتہ ۱۹۴۸ء کے وسط سے **ایک قادیانی ملک عطاء الرحمٰن صاحب کو تبلیغ کی اجازت ملی ہے**"

(منقول از روزنامہ نوائے وقت ۱۵ فروری ۱۹۵۰ء)

فرانسیسی کابینہ کے سوشلسٹ وزیر مستعفی ہو گئے

پیرس ۴ فروری: فرانس کی مخلوط کابینہ کے سوشلسٹ وزیروں نے استعفیٰ دیدیا ہے۔ فرانسیسی وزیر اعظم اب اپنے ساتھیوں سے مشورہ کر رہے ہیں۔ کہ مستعفی ارکان کی بجائے کن لوگوں کو کابینہ میں شامل کیا جائے۔ سوشلسٹ کم تنخواہ پانے والے ملازمین کی تنخواہیں بڑھانے کے سوال پر مستعفی ہوئے ہیں۔ وزیر اعظم کا خیال ہے کہ تمام وزارت کے مستعفی ہونے کی نوبت نہیں آئے گی۔

ہوچی منہ کی حکومت کو تین اور ملکوں نے تسلیم کر لیا

پیرس ۴ فروری: یورپ کے تین اور ملکوں نے ہوچی منہ کی ہند چینی حکومت کو تسلیم کر لیا ہے ان ممالک میں پولینڈ۔ رومانیہ اور ہنگری شامل ہیں۔ ان میں سے ہنگری جمہوریہ انڈونیشیا کی آزاد و خود مختار حکومت کو بھی تسلیم کر چکا ہے۔

فقیر ایپی کو بارہ ۱۲ ہزار قبائلیوں کے نمائندہ جرگہ کا الٹی میٹم!

پشاور ۴ فروری: سیچ بارہ ہزار وزیر قبائلیوں کا ایک نمائندہ جرگہ شمالی وزیرستان کے ایک گاؤں میں منعقد ہوا جس میں متفقہ طور پر فیصلہ کیا گیا۔ کہ تمام قبائلیوں کی طرف سے فقیر ایپی کو الٹی میٹم دیا جائے کہ وہ دشمنان اسلام کا آلہ کار بنے رہنے کے خطرناک نتائج بھگتنے کے لئے تیار رہے۔ کیونکہ اس کی تمام سرگرمیوں اور ریشہ دوانیوں کا مدار بیرونی عناصر پر ہے جو اسے ایسے خلاف اسلام عمل پر اکسا رہے ہیں۔ اس کا یہ طرز عمل پٹھانوں کے مفاد کے سراسر خلاف ہے۔ جرگہ نے مزید فیصلہ کیا۔ کہ اگر فقیر ایپی یہ سمجھتا ہے۔ کہ وہ پٹھانوں کے مفاد اور انکی فلاح و بہبود کیلئے مصروف عمل ہے تو اسے کابل کی حکومت کو مخاطب کرنا چاہیئے جہاں لاکھوں باشندوں کو نہایت ابتر حالات میں زندگی گذارنے پر مجبور کیا جا رہا ہے۔

ہمارا مقصد ایک ایسی معاشرت کی بنیاد ڈالنا ہے جس میں روحانی خواہشات کی تکمیل ہو سکے

(لیاقت علیخان)

کاکول ۴ فروری: آج وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خان نے پاکستان ملٹری اکیڈمی میں کیڈٹوں کی ٹریننگ مکمل ہونے پر ان کی پریڈ کی سلامی لی۔ اور قائد اعظم کی پہلی پاکستان بٹالین کو جھنڈا عطا فرمایا۔ اس موقع پر تقریر کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ قیام پاکستان کے سلسلے میں ہماری جد و جہد کا مقصد یہ نہ تھا کہ ہم آزادی حاصل کر لینے کے بعد مطمئن ہو بیٹھیں۔ بلکہ ہمارا واضح مقصد اور نصب العین پاکستان میں ایک ایسی معاشرت قائم کرنا ہے جس میں ہم علاوہ دنیوی ترقی کے روحانی زندگی کی اس خواہش کو بھی پورا کر سکیں۔ جو ہمارے دلوں میں موجود ہے۔ آپ نے مزید فرمایا ہماری اکیڈمی دوسرے ملکوں کی ملٹری اکیڈمیوں کے مقابلہ میں

پاکستان کیلئے ۸۶ ہزار ڈالر کی منظوری

لیک سکیس ۴ فروری: بچوں کے بین الاقوامی ہنگامی فنڈ نے پاکستان میں اپنے پروگرام پر ۸۶ ہزار ڈالر خرچ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ان میں سے انسداد ملیریا کے مظاہروں پر ۵۲ ہزار۔ وظائف پر ۱۵ ہزار اور بچوں کی خوراک پر ۱۹ ہزار ڈالر خرچ کئے جائیں گے۔ یاد رہے یہ رقم دس لاکھ ڈالر کی اس رقم کے علاوہ ہے۔ جو بین الاقوامی فنڈ پاکستان ہندوستان اور لنکا میں تپ دق کے ٹیکے لگانے کے لئے پہلے ہی منظور کر چکا ہے۔

عرب ممالک میں وفد خیر سگالی کا دورہ

قاہرہ ۴ فروری: مصر تمام عرب ملکوں میں خیر سگالی کا ایک مشن بھیج رہا ہے۔ جس کی رہنمائی مصر کے وزیر خارجہ محمد صلاح الدین کریں گے۔ عرب لیگ کو از سر نو مضبوط کرنے کے لئے اقدام ضروری خیال کیا گیا ہے۔

کشمیر کے متعلق پاکستانی نقطۂ نظر کی وضاحت

نیو یارک ۴ فروری: پاکستان کے گشتی سفیر مسٹر مشتاق احمد گورمانی نے جنوبی امریکہ کا دورہ ختم کر لیا ہے۔ آپ نے یہ دورہ کشمیر کے متعلق پاکستان کے نقطۂ نظر کی وضاحت کرنے کی خاطر کیا تھا۔ آپ نے آج ایک بیان دیتے ہوئے فرمایا۔ میرا یہ دورہ کامیاب رہا ہے میں نے دیکھا ہے کہ وہاں کے لوگ عالمگیر مسائل میں سے بالخصوص کشمیر کے متعلق بین الاقوامی جھگڑے کی اہمیت کو اچھی طرح محسوس کرتے ہیں آپ نے بالآخر امید ظاہر کی کہ انجمن اقوام متحدہ دنیا میں قیام امن کی خاطر برابر کام کرتی رہیں گی

...وہ میں کم تر ہے۔ لیکن ساتھ ہی وہ بلند مقاصد اور اسلامی مطمح نظر کی وارث بھی ہے۔ خالد اور طارق جیسے جانبازوں کی مثالیں ہماری رہنمائی کے لئے کافی ہیں

لنکا میں آزادی کی دوسری سالگرہ

سیلون ۴ فروری۔ آج لنکا آزادی کی دوسری سالگرہ منا رہا ہے۔ اس موقع پر پاکستان کے گورنر جنرل الحاج خواجہ ناظم الدین اور وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خان نے لنکا کی حکومت کو خیر سگالی کے پیغامات بھیجے ہیں۔

احرار کے آرگن روزنامہ آزاد کے ایڈیٹر کا معذرت نامہ

چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

"روزنامہ "آزاد" مورخہ ۲۳ نومبر ۱۹۴۹ء میں روزنامہ زمیندار سے ایک خبر بعنوان "چوہدری محمد اعظم سیشن سب جج کیمبل پور کی مرزائیت نوازی" کے نام سے نقل کی گئی تھی۔ مگر بعد میں زمیندار کے مدیر مولانا اختر علی خان نے اس کے لئے معذرت ظاہر کر دی ہے۔ لہٰذا ہم بھی اس خبر کی اشاعت سے معذرت طلب ہیں اور ہمیں افسوس ہے۔ کہ ایسی خبر شائع ہو گئی" (تاج انصاری)

(روزنامہ آزاد ۶ فروری ۱۹۵۰ء جلد ۲ نمبر ۱۱)

پیر معین الدین صاحب ریسرچ سکالر "فضل عمر ریسرچ انسٹیٹیوٹ" کی انگلستان روانگی!

مقامی احباب اسٹیشن پر تشریف لا کر اپنے مجاہد بھائی کو الوداع کہیں

لاہور ۱۴ فروری: مکرم جناب ڈاکٹر عبد الاحد صاحب ڈائریکٹر فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ مطلع فرماتے ہیں کہ پیر معین الدین صاحب ایم۔ ایس سی واقف زندگی ریسرچ سکالر انگلستان میں اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے **۷ فروری منگل کے روز صبح نو بجے** بذریعہ پاکستان میل لاہور سے کراچی روانہ ہو رہے ہیں جماعت احمدیہ لاہور کے جملہ احباب کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ ریلوے اسٹیشن پر تشریف لا کر اپنے مجاہد بھائی کو دعاؤں کے ساتھ رخصت کریں۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے طبع کرا کر ۳ مسکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

قادیان میں چوبیسواں ۲۴ صحابی

صحابی کی تعریف میں دلچسپ اختلاف

(از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے)

گذشتہ ایام میں میں نے ان تیئیس ۲۳ کس صحابیوں کی فہرست شائع کی تھی جو اس وقت قادیان میں مقیم ہیں۔ اب اس کے بعد تازہ رپورٹ سے معلوم ہوا ہے کہ اس وقت قادیان میں ایک اور صحابی بھی موجود ہیں جن کا نام میاں سلطان احمد صاحب ولد چوہدری نور علی صاحب ساکن ڈوالا بہادر ضلع گورداسپور ہے۔ انہوں نے ۱۸۹۳ء میں قادیان پہنچ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ یہ گویا قادیان میں اس وقت چوبیسویں صحابی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان جملہ صحابیوں کی زندگی میں برکت دے اور ان کی برکتوں سے جماعت کے دیگر افراد کو نوازے۔ آمین

اس کے علاوہ سابقہ فہرست کی اس غلطی کی اصلاح بھی کی جا چکی ہے جس میں سہو قلم سے یہ شائع ہو گیا تھا کہ قادیان کے موجودہ صحابیوں میں سے میاں صدر الدین صاحب ساکن قادیان اور محترمی بھائی چوہدری عبد الرحیم صاحب اور محترمی بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی اس ۳۱۳ والی فہرست میں شامل ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انجام آتھم کے ساتھ شائع فرمائی تھی۔ بعد کے اعلان میں یہ بات واضح کی جا چکی ہے کہ ان تین ناموں میں میاں صدر الدین صاحب ساکن قادیان کا نام غلطی سے شائع ہو گیا تھا اور صحیح نام میاں محمد الدین صاحب ساکن کھاریاں کا ہے جو انجام آتھم والی فہرست میں شامل ہیں۔ میاں صدر الدین صاحب ساکن قادیان گو بے شک پرانے صحابی ہیں۔ لیکن انجام آتھم والی ۳۱۳ کی فہرست میں ان کا نام شامل نہیں۔

اس ضمن میں ایک اور بات بھی قابل نوٹ ہے۔ اس وقت قادیان میں ایک صاحب میاں عبد الرحیم صاحب برادر مولوی عبد الغفور صاحب مبلغ جماعت احمدیہ ہیں۔ میاں عبد الرحیم صاحب کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں پیدا ہوئے تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہی ان کا نام رکھا تھا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کو دیکھا بھی تھا۔ لیکن خود میاں عبد الرحیم صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دیکھنا یاد نہیں۔ ان حالات میں گو میری تعریف کے مطابق وہ صحابی نہیں بنتے لیکن بعض گذشتہ علماء کی تعریف کے مطابق وہ صحابی بن جاتے ہیں۔ ان علماء کی تعریف یہ ہے کہ "صحابی وہ ہے جسے اس کے مومن ہونے کی حالت میں نبی نے دیکھا ہو۔" لیکن میرے نزدیک صحابی کی تعریف یہ ہے کہ "صحابی وہ ہے جس نے اپنے مومن ہونے کی حالت میں نبی کو دیکھا یا اس کا کلام سنا ہو۔"

بہر حال یہ ایک قدیم اختلافی مسئلہ ہے اور حقیقت یہ ہے (اور یہ ایک حد تک طبعی امر ہے) کہ جوں جوں نبی کے زمانہ سے دوری ہوتی جاتی ہے لوگ فطرتاً صحابی کی تعریف میں نرمی کا طریق اختیار کرتے جاتے ہیں۔ تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو اس پاک گروہ میں شامل کر کے اپنے لئے برکت اور رحمت کا موجب بنائیں۔ چنانچہ زمانہ نبوت اور قرب زمانہ نبوت میں صحابی کی تعریف عموماً یہ کی جاتی رہی ہے کہ "صحابی وہ ہے کہ جس نے نبی کا زمانہ پایا۔ اس کی بیعت سے مشرف ہوا۔ اسے دیکھا (یا اس کا کلام سنا) اور اس کی صحبت سے مستفیض ہوا۔" اس کے بعد وہ درمیانی تعریف آتی ہے جو میں کر چکا ہوں یعنی "صحابی وہ ہے جس نے اپنے مومن ہونے کی حالت میں نبی کو دیکھا یا اس کا کلام سنا ہو اور اسے نبی کو دیکھنا یا اس کا کلام سننا یاد ہو۔" اور تیسرے درجہ پر (جو دراصل زمانہ نبوت کے بُعد سے تعلق رکھتا ہے) یہ تعریف آتی ہے کہ "صحابی وہ ہے جسے اس کے مومن ہونے کی حالت میں نبی نے دیکھا ہو خواہ اسے خود نبی کو دیکھنا یاد نہ ہو۔" اس کے علاوہ بعض اور تعریفیں بھی کی گئی ہیں۔ اور شاید اپنے اپنے وقت کے لحاظ سے اکثر تعریفیں درست سمجھی جا سکتی ہیں۔ لیکن جیسا کہ میں بتا چکا ہوں میرا ذاتی رجحان اوپر کی تین تعریفوں میں سے درمیانی تعریف کی طرف زیادہ ہے۔ کیونکہ ایک طرف تو اس میں پہلی تعریف والی تنگی نہیں ہے اور دوسری طرف اس میں تیسری تعریف والی حد سے زیادہ وسعت بھی نہیں جس میں سے گویا "صحبت" والا مفہوم جو اصل مرکزی چیز ہے خارج ہو جاتا ہے۔ واللّٰہ اعلم

خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۳/۲

مصری اخبار "الفتح" کا اعتراف

مصر سے شائع ہونیوالا اشد ید مخالف احمدیت اخبار "الفتح" رقمطراز ہے:

"میں نے بغور دیکھا تو قادیانیوں کی تحریک حیرت انگیز پائی۔ انہوں نے بذریعہ تحریر و تقریر مختلف زبانوں میں اپنی آواز بلند کی ہے اور مشرق و مغرب کے مختلف ممالک و اقوام میں بصرف کثیر اپنے دعویٰ کو تقویت پہنچائی ہے۔ ان لوگوں نے دینی انجمنیں منظم کر کے زبردست حملہ کیا ہے یہانتک کہ ان کا معاملہ بہت بڑھ گیا ہے اور ایشیا۔ یورپ۔ امریکہ اور افریقہ میں ان کے ایسے تبلیغی مراکز قائم ہو گئے ہیں۔ جو علم و عمل کے لحاظ سے تو عیسائیوں کی انجمنوں کے برابر ہیں۔ لیکن تاثیرات اور کامیابی میں عیسائی پادریوں کو ان سے کوئی نسبت نہیں۔ قادیانی لوگ بہت بڑھ چڑھ کر کامیاب ہیں۔ کیونکہ ان کے پاس اسلام کی صداقتیں اور پر حکمت باتیں ہیں ...... جو شخص بھی ان لوگوں کے حیرت زا کارناموں کو دیکھے گا اور واقعات کا پورا اندازہ کرے گا وہ حیران و ششدر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ کس طرح اس چھوٹی سی جماعت نے اتنا بڑا جہاد کیا ہے جسے کروڑوں مسلمان نہیں کر سکے۔

ان لوگوں نے اپنے اس تبلیغی جہاد اور اس میں کامیابی کو اپنے عقائد کی صداقت پر زبردست معجزہ قرار دیا ہے اور ایسا کہنے کا ان کو اس لئے موقعہ مل گیا کہ باقی نام کے مسلمانوں پر موت طاری ہو چکی ہے ...... کیا اندریں حالات مسلمانوں پر واجب نہ تھا کہ اہل یورپ و امریکہ کے دماغوں سے ان گندے عقائد کو زائل کریں جو وہ دین اسلام اور نبیؐ اسلام کے متعلق رکھتے ہیں۔ درحقیقت یہ مسلمانوں کے امراء۔ اغنیاء۔ عوام اور علماء پر فرض ہے۔ لیکن آج ان اوہام کا ازالہ کون کر رہا ہے؟ یقیناً کوئی نہیں سوائے اکیلے قادیانیوں کے۔ صرف وہی ہیں جو اس راہ میں اپنے اموال اور جانیں خرچ کر رہے ہیں اور اگر دوسرے مدعیان اصلاح اس جہاد کے لئے بلائیں یہانتک کہ ان کی آوازیں بیٹھ جائیں اور لکھتے لکھتے ان کے قلم شکستہ ہو جائیں تب بھی تمام عالم اسلام میں سے اس کا دسواں حصہ بھی اکٹھا نہ کر سکیں گے۔ جتنا یہ تھوڑی سی جماعت مال و افراد کے لحاظ سے خرچ کر رہی ہے۔"

(الفتح ۳۱۵ مورخہ ۲۰ جمادی الثانیہ ۱۳۵۱ھ)

بیمار درویشوں کے لئے دعا کی جائے

اس سے قبل بابا اللہ دتا صاحب اور شیخ غلام جیلانی صاحب کی بیماری کی اطلاع شائع کی جا چکی ہے اب قادیان کے تازہ خط سے معلوم ہوا ہے اگر خدا کے فضل سے شیخ غلام جیلانی صاحب کو فائدہ ہے افاقہ ہے اور اب ان کے اپریشن کی تجویز کی جا رہی ہے۔ بابا اللہ دتا صاحب کی بیہوشی تو دور ہو چکی ہے۔ لیکن ابھی تک حالت خطرہ سے باہر نہیں۔ علاوہ ازیں آج کے خط سے معلوم ہوا ہے کہ محترمی بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرسوں سے درد گردہ کی شدید تکلیف میں مبتلا ہیں بھائی صاحب قدیم مخلصین میں سے ہیں۔ احباب ان سب بیمار دوستوں کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۵/۲

(بقیہ لیڈ صفحہ ۳)

اس مسئلہ کے بارے میں استصواب کر لے۔ مجھ کیا مولوی ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی کا یہ فرض نہیں تھا کہ وہ حضرات شیخین صدیق اکبر اور فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حق میں منقصت ہی نہیں۔ بلکہ ان کی کھلی کھلی توہین کرنے والوں سے اور نہیں تو ساز باز ہی نہ کرتے۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ انہیں اقلیت قرار دلائیں کیونکہ ہم مسلمانوں کے سیاسی اتحاد کے دشمن نہیں۔ ہم یہ بھی نہیں کہتے کہ ان پر بھی ایسا فتویٰ بیان فرمائیے کیونکہ فتویٰ بازی مسلمانوں کیلئے مضر ہے بلکہ ہم صرف اتنا ہی عرض کرتے ہیں کہ اے فرقہ پرستی کی ہوا خواہی میں مدح صحابہ کرنے والو اور اونچے سُروں میں

ہیں شمعیں ایک ہی محفل کی ابوبکرؓ عمرؓ عثمانؓ علیؓ
ہم مرتبہ ہیں یاران نبی کچھ فرق نہیں ان چاروں میں

صرف مسلمانوں کی صفوں میں انتشار پھیلانے کی نیت سے گا گا کر پڑھنے والو آج تم اس جماعت کی دشمنی میں جو بمصداق

وہ شمع اجالا جس نے کیا چالیس برس تک غاروں میں
اک روز چمکنے والی تھی سب دنیا کے درباروں میں

اس شمع کی چمک کو دنیا کے درباروں میں پہنچانے کیلئے ہمہ تن مصروف ہے۔ ہاں اس جماعت کی دشمنی میں آپ سے اتنے باہر ہو رہے ہو۔ اچھا جو چاہے کرو۔

روزنامہ الفضل لاہور
۵ر فروری ۱۹۵۰ء

پانچ فروری

آج تحریک جدید دفتر دوم کے سال ششم کے وعدوں کی آخری تاریخ ہے۔ تقریباً تمام جماعتہائے پاکستان کو جیب ہوئے فارم پہونچ چکے ہیں۔ ہم جماعت کی مسلمہ روائت ہائے گزشتہ سے اندازہ کر سکتے ہیں۔ کہ سیکرٹریان دیگر عہدہ داران و افراد جماعت خاصکر خدام الاحمدیہ کے ارکان آج سب کام چھوڑ چھاڑ کر ان فارموں کو پُر کرنے اور کرانے میں معروف ہیں۔ اور جن کے پاس یہ فارم نہیں پہونچے۔ وہ اپنے طور پر وعدے کر اور لے رہے ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ آج دنیا میں توحید باری تعالےٰ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا بلند کرنے والوں کے حوصلے قربانی اپنی بلندیوں کی انتہا پر پہونچے ہوئے ہیں۔ اور وہ خود اپنا گزشتہ ریکارڈ مات کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ اور باہم ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کے لئے دوڑ رہے ہیں۔

ہمارا یہ قیاس غلط نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ وہ جماعتیں جو اللہ تعالےٰ کے حکم سے کھڑی ہوتی ہیں۔ وہ جان و مال کی قربانی کے مطالبہ پر ایسا ہی کیا کرتی ہیں۔ جب خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فدایان اسلام سے کوئی مطالبہ قربانی فرماتے تھے۔ تو وہ قربانیاں پیش کرنے کے لئے اس طرح دوڑتے تھے جس طرح پروانے دیوانے ہو کر شمع پر گرتے ہیں۔ اور ہم ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کے لئے اڑ کر آتے تھے۔ اور اگر خدانخواستہ کسی ناگزیر وجہ سے پیچھے رہ جاتے تو ایک عمر بھر کی حسرت ان کے دلوں میں داغ بن کر رہ جاتی۔

قربانی پیش کرنے کے لمحات بھی بجلی کی تیزی کے ساتھ گزر جاتے ہیں۔ اور انسان جو ان کا ساتھ نہیں دیتا۔ اکثر بعد میں دست تاسف ملتا ہے۔ کیونکہ جب یہی پتہ نہیں کہ یہ حیات فانی کب ختم ہو جائیگی تو اس پر کس طرح بھروسہ کیا جا سکتا ہے ع

چشمک ہے برق کی کہ تبسم شرار کا

اللہ تعالےٰ کی راہ میں قربان ہونے والی روحیں تو یہی محسوس کرتی ہیں کہ شائد یہ موقعہ پھر زندگی میں ہاتھ آئے نہ آئے۔ گھڑی پل میں کیا جانے کیا ہو جائے وہ تو خیال کرتی ہیں کہ غنیمت ہے ہمارے امام نے یہ موقعہ ہمیں پہونچا دیا ہے۔ ہم اسے ضائع نہیں جانے دینگے۔ اور اپنے مال سے وہ سودا آج ہی اس وقت خرید لیں گے جو ہمیشہ ساتھ رہتا ہے۔ کیونکہ مال تو ہمیشہ ساتھ رہنے والی چیز نہیں۔ ہمیشہ ساتھ رہنے والی چیز تو وہی ہے جو اس کے عوض مل رہی ہے ؟ ؟

بے شک آج تمام دنیا میں ہمارا سر اس لحاظ سے اونچا ہے۔ دشمنان احمدیت بھی طوعاً و کرہاً اس کا اعتراف کر چکے ہیں۔ اس چھوٹی سی جماعت نے جو جہاد کیا ہے۔ وہ کسی اور سے باوجود تعداد میں ہزاروں گنا زیادہ ہونے کے بن نہیں آیا۔ یہ اعتراف اس بات کا بیّن ثبوت ہے کہ اللہ تعالےٰ ہی نے اس کو کھڑا کیا ہے۔ اور جو کچھ بھی وہ قربانیاں کرتی آئی ہے۔ وہ اسی ذات بے نیاز کی توفیق سے ممکن ہوئی ہیں۔ پھر جب اللہ تعالےٰ نے ہمیں یہ نشان عطا فرمایا ہے۔ تو کیا یہ ممکن ہے کہ ہم اس نشان کو زیادہ روشن اور زیادہ بلند کرنے کے لئے اپنی سعی نہ کریں۔

آج فروری کی پانچ تاریخ ہے یہ تاریخ بڑی مبارک تاریخ ہے۔ کیونکہ ہمارے پیارے آقا نے یہ تاریخ اللہ تعالےٰ کی پانچ ہزاری فوج کی قربانیوں کے لئے مقرر فرمائی ہے۔ آج کا دن خوشیوں کا دن ہے۔ اللہ تعالےٰ کی جماعت پروانوں کی طرح گری پڑتی ہے۔ آج یہ نظارہ ہر شہر ہر قریہ میں دیکھا جا سکتا ہے اللہ تعالےٰ کا نشان اپنی پوری شان سے چمک رہا ہے۔ بہت ہی تھوڑے ہیں۔ جو حسرتوں کے داغ عمر بھر کے لئے دلوں میں لے جائیں گے۔ کیونکہ آج آخری مبارک دن ہے پانچ فروری ؛

فتوےٰ بازی کی وبا

قائد اعظم نے بڑی مشکل سے فتوے بازی کی وبا سے مسلمانوں کو نجات دلا کر ایک متحدہ سیاسی محاذ پر لا کھڑا کیا تھا جس کے نتیجہ میں پاکستان معرض وجود میں آیا۔ اسلام کے نادان دوست قسم کے علماء نے فتوے بازی سے گزشتہ صدیوں میں جو مسلمانوں کو نقصان پہونچایا ہے۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے مسلمانوں کا سنجیدہ طبقہ ہمیشہ اس سپرٹ کے خلاف آواز اٹھاتا چلا آیا ہے۔ خدا خدا کر کے عوام کو قائد اعظم کی کوششوں سے اتنی سمجھ آ گئی تھی۔ کہ مسلمانوں کی اندرونی آویزشوں میں جو طاقت صرف ہو رہی ہے۔ وہ دشمنان اسلام کی حمائت میں صرف ہو رہی ہے۔ اس طاقت کو مجتمع کر کے اگر اسلام کے لئے خرچ کیا جائے۔ تو کیا کچھ نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ پاکستان کے قیام نے اس رائے کی صحت پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے۔

افسوس ہے کہ اب بعض نادان علماء پھر اس دروازہ فتنہ و فساد کو کھولنے کے درپے ہو رہے ہیں۔ جس کو قائد اعظم نے نہائت جانفشانی اور محنت سے بند کیا تھا۔ چنانچہ "درِ نجف" سیالکوٹ اثنا عشری شیعوں کے ہفت روزہ اخبار کی اشاعت یکم فروری میں ایک فتوے چند علمائے سیالکوٹ کے دستخطوں سے شائع ہوا ہے۔ اس فتوے کے رو سے احمدیوں کو نہ صرف کافر و مرتد قرار دیا گیا ہے۔ بلکہ حکومت سے درخواست کی گئی ہے۔ کہ انہیں اقلیت قرار دیا جائے۔

اول تو سوال یہ ہے کہ جب وہ مانتے ہیں کہ پاکستان میں اسلامی حکومت ہے تو کیا ان کو اپنے طور پر اختیار ہے کہ وہ کوئی فتوے دیں۔ جہاں اسلامی حکومت ہوتی ہے کیا ہر عالم اٹھ کر اپنے خیال کے مطابق فتوے شائع کر سکتا ہے ؟

اگر اس کا جواب یہ ہے کہ یہ فتوے نہیں بلکہ محض مشورہ ہے تو عرض ہے کہ ان کو چاہیئے تھا کہ وہ پبلک اور حکومت کے سامنے پورے پورے حقائق رکھتے جو علماء کا شیوہ اور انصاف کا تقاضا ہونا چاہیئے۔ یعنی وہ تمام وہ فتاوے جو ایک فریق نے دوسرے فریق کے خلاف دیئے ہوئے ہیں پبلش کرتے اور حکومت سے استدعا کرتے کہ وہ ایک کمیٹی بٹھائے۔ جو سب دعویداران اسلام پر مشتمل ہو۔ اور جو یہ فیصلہ کرے کہ کون فرقہ اسلامی ہے۔ اور کون مرتد ہے۔ پھر جو فیصلہ وہ کمیٹی کرتی۔ اس کے مطابق عمل درآمد کیا جاتا۔

اس کا جواب یہ نہیں ہو سکتا کہ باقی فرقے تو اسلامی ہیں صرف احمدی غیر اسلامی قوم ہے۔ کیونکہ جب مثلاً مولوی ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی اور ان کے ہمنواؤں پر کچھ علماء کا یہ فتوے ہو کہ وہ کافر و مرتد ہیں۔ تو وہ اس وقت تک جب تک کمیٹی فیصلہ نہ کرے۔ اور ان کو مسلمان نہ ٹھہرائے وہ غیر مسلمان ہی سمجھے جائیں گے۔ اور احمدیوں کے ساتھ ہی کافر و مرتد کہلائیں گے۔ کیونکہ الکفر ملۃ واحدہ۔ اسی طرح ہر فرقہ کے متعلق قیاس کیا جائے گا۔ یہ دلیل بھی غلط ہے کہ احمدیوں کو سب فرقے غیر اسلامی سمجھتے ہیں۔ کیونکہ ہر ایک فرقہ اپنے آپکو مسلمان اور تمام دوسروں کو کافر و مرتد سمجھتا ہے اس میں ایک بڑی دقت ہے۔ جس کا حل ہماری ناقص سمجھ سے باہر ہے۔ جو بھی ایسی کمیٹی اگر کثرت رائے پر فیصلہ کرے گی تو ایک ایک کر کے سب فرقے اسلام باہر قرار پائیں گے۔ کوئی بھی مسلمان نہ رہے گا اور جب سب اقلیت قرار دے دیئے جائیں گے۔ تو اکثریت باہر سے درآمد کرنا پڑے گی۔ جو شائد موجودہ زمانہ میں دستیاب ہی نہ ہو سکے۔ پھر ملک کا کیا بنے گا۔ جس ملک میں تمام کی تمام اقلیت ہو جائیگی اور اکثریت ناپید ہو گی۔ اس ملک کے لئے اس زمین پر شائد جگہ نہ ہو۔ کسی سیارے یا شائد چاند میں تلاش کرنا پڑے گی۔

ہم احمدیوں پر فتوے دینے والوں سے عرض کرتے ہیں کہ بے شک فتوے دیجئے۔ مگر فتوے کا حق اس کو ہے جس پر کفر و ارتداد کا فتوے نہ ہو۔ یہ انصاف کا تقاضا ہے۔ پھر دیوبندیوں کے لئے تو علماء نے یہ فتوے دیا ہوا ہے۔ کہ ان کے ساتھ سلام و کلام کرنے والا بھی کافر و مرتد ہے۔ ایسوں کے ساتھ ملکر فتوے کون دے گا۔ کیا کافر و مرتد فتوے دیں گے۔ کہ فلاں قوم کافر و مرتد ہے پھر دیوبندیوں پر جو ایک فتوے لگا ہوا ہے۔ اس میں کفر و ارتداد کی دیگر وجوہات میں سے ایک وجہ یہ بھی ہے کہ وہ "ختم نبوت" کے قائل نہیں اس لئے اکیلے احمدیوں پر اس بناء پر بھی فتوے نہیں لگ سکیگا۔ ساتھ ہی دیوبندی اور ان کے ہم جلیس مقتی بھی فتوے کی زد میں آ جائیں گے۔

اللہ اللہ آج مسلمان علماء کے سامنے کیا کیا مسئلے درپیش ہیں۔ ان منتیوں سے کیا کوئی پوچھنے والا نہیں کہ ؂

تو کارِ زمیں را نکو ساختی
کہ با آسماں نیز پرداختی

جنہیں کبھی اتنی توفیق تو ہوئی نہیں کہ اسلام کی دشمن طاقتوں سے جہاد کرنے کیلئے ایک انچ بھی گھر سے باہر سرکتے۔ اب اٹھے بھی ہیں تو قائد اعظم کے جمع کئے ہوئے شیرازہ کو منتشر کرنے کے لئے جو نہائت مشکلوں سے جمعیت اس نے اکٹھی کی تھی۔ اس کا تار و پود بکھیر نے اس کو درہم برہم کرنے اس کی دھجیاں اڑانے کے لئے۔ کیا مفتیان دین ہیں ؟ چودھویں صدی کے ؟ ایک خدا کا سادہ سا اولوالعزم لیڈر ایک متحدہ محاذ قائم کرتا ہے۔ اور فتوے باز ول کی توجہ اس محاذ کے پرخچے اڑانے کو بڑھتی ہے اور اس کا نام رکھتی ہے۔ "جمعیت تحفظ ختم نبوت"

احمدیوں پر نزلہ گرانے سے پہلے کیا ضروری نہیں کہ "جمعیت تحفظ ختم نبوت" حضرت محی الدین ابن عربی علیہ الرحمۃ۔ حضرت ملا علی قاری علیہ الرحمۃ حضرت مولانا رومی علیہ الرحمۃ۔ پھر مولانا محمد قاسم نانوتوی علیہ الرحمۃ بانی دیوبند اور بیسیوں دوسرے علماء سے بھی جو اجرائے نبوت کے قائل ہیں

(باقی دیکھیں صفحہ [illegible] پر)

جماعت احمدیہ کے لئے کامیابی اللہ تعالیٰ نے مقدر کر رکھی ہے

(از عبد الحق صاحب امرتسری گنج مغلپورہ)

لیڈران احرار نے جماعت احمدیہ کو اپنی طاقت کے زعم میں اور فتنہ انگیزی کے گھمنڈ میں بایں الفاظ دھمکی دی ہے۔ اور لکھا ہے۔ "پھر یہ نہیں دیکھا جائیگا۔ کہ قانون کیا کہتا ہے۔ پھر جو ہوگا۔ ہو جائیگا۔ اور جو ہوگا دیکھا جائیگا۔" (اخبار آزاد ۱۶ نومبر ۱۹۴۹ء صفحہ ۶ کالم آخر) مگر سوال یہ ہے۔ کہ کیا احرار نے آج تک جماعت احمدیہ کے خلاف زور لگانے اور اسے نقصان پہنچانے حتی کہ اسے دنیا سے مٹانے کی کوشش کرنے میں کوئی کوتاہی کی ہے۔ کہ آئندہ کے لئے وہ اسی قسم کی دھمکی دے رہے ہیں۔ لیڈران احرار اور خاص کر عطاء اللہ شاہ بخاری ایک دفعہ شکست کھانے کے بعد پھر جماعت احمدیہ کو نیست و نابود کرنے کے لئے کھڑے ہو رہے ہیں۔ اور اس وقت تک وہ دم نہ لیں گے۔ جب تک اس ناکام مقصد میں کامیاب نہ ہو جائیں۔

احرار کی گذشتہ تاریخ بتاتی ہے۔ کہ احرار نے جماعت احمدیہ پر جس قدر مظالم ڈھائے اور جس جس طریق سے اپنی فطرت کا اظہار کیا۔ وہ ظاہر و باہر ہے۔ احرار جبکہ بارہا یہ دعویٰ کر چکے ہیں۔ کہ احمدیت جاں بلب ہو چکی ہے۔ اور جماعت احمدیہ مٹ گئی ہے۔ جب اس حد تک وہ پہلے ہی پہنچ چکی ہے۔ تو اب دھمکی وہ کن لوگوں کو دے رہے ہیں۔ احمدیت تو ان کے زعم میں مٹ چکی ہے۔ اب ان کو تو کوئی احمدی نظر نہیں آتا۔ تو پھر بتایا جائے۔ کہ دھمکیاں کس کو دے رہے ہو۔ احرار کو آنکھیں کھول کر دیکھنا چاہیئے۔ اور یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ خدا کے فضل سے ہر احمدی آپ لوگوں کے مظالم برداشت کرنے کی طاقت پہلے سے بہت زیادہ پاتا ہے۔ جس کا تجربہ آپ لوگ بخوبی کر چکے ہیں۔ تو پھر لیڈران احرار اور ان کا "امیر شریعت" غور کریں ان کی اس قسم کی دھمکیاں ہماری نگاہ میں کیا وقعت رکھتی ہیں۔ ہم احرار کے عوام و خواص کو بتا دینا چاہتے ہیں۔ کہ جن دھمکیوں پر انہیں ناز ہے۔ اور جن کے ذریعہ وہ ہمیں مرعوب کرنا چاہتے ہیں۔ ان کی حقیقت ہمارے نزدیک پرِ پشہ جتنی بھی نہیں۔ اور نہ ہم انہیں خیال میں لاتے ہیں۔ اگر احرار کے ماضی کے ظلم و ستم میں کوئی کسر رہ گئی تھی۔ تو وہ بخوشی اسے پورا کریں۔ اگر شرافت اور انسانیت کا کوئی ذرہ ان میں باقی رہ گیا ہے۔ تو وہ جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں اسے بھی نکال کر پھینک دیں۔ اور پھر دیکھ لیں۔ نتیجہ کیا ہوتا ہے۔ ہم ایک دفعہ پھر احرار کو بتا دینا چاہتے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ کی راہنمائی کرنے والا حضرت محمود ایدہ اللہ تعالیٰ ہے جس نے آپ کی تباہی اور بربادی کی خبر ایسے وقت میں شائع کی تھی۔ جبکہ احرار کو بھی وہم نہ تھا۔ کہ احرار کا خاتمہ اس نزدیک ... نہ تو ان کے ... درمیان ... گیا

اصل بات جس کو ہم بیان کرنا چاہتے ہیں۔ وہ یہ ہے۔ کہ آج سے پچاس سال قبل کے قریب آپ لوگوں کی ناکامی کی خوشخبری ہم ان الفاظ میں سن چکے ہیں۔ حضرت احمد قادیانی علیہ السلام فرماتے ہیں:-

(۱) "اگر تمام دنیا میری مخالفت میں درندوں سے بدتر ہو جائے۔ تب بھی وہ (خدا) میری حمایت کریگا۔ میں نامرادی کے ساتھ قبر میں ہرگز نہیں اتروں گا۔ کیونکہ میرا خدا میرے ہر قدم میں میرے ساتھ ہے۔ اور میں اس کے ساتھ ہوں۔ میرے اندرونہ کا جو اس کو علم ہے۔ کسی کو بھی علم نہیں۔ اگر سب لوگ مجھے چھوڑ دیں۔ تو خدا ایک اور قوم پیدا کرے گا۔ جو میرے رفیق ہوں گے۔ نادان مخالف خیال کرتے ہیں۔ کہ ان کے مکروں اور منصوبوں سے یہ بات بگڑ جائے گی۔ اور یہ سلسلہ درہم برہم ہو جائے گا۔ مگر یہ نادان نہیں جانتا۔ کہ جو آسمان پر قرار پا چکا ہے۔ زمین کی طاقت نہیں کہ اس کو محو کر سکے۔ میرے خدا کے آگے زمین اور آسمان کانپتے ہیں خدا وہی ہے۔ جو میرے پر اپنی پاک وحی نازل کرتا ہے۔ اور غیب کے اسرار سے مجھے اطلاع دیتا ہے۔ اس کے سوا کوئی خدا نہیں۔ اور ضروری ہے۔ کہ وہ اس سلسلہ کو چلائے اور بڑھائے اور ترقی دے۔ جب تک وہ پاک اور پلید میں فرق کر کے دکھا دے۔ ہر ایک مخالف کو چاہیئے۔ کہ جہاں تک ممکن ہو۔ اس سلسلہ کو نابود کرنے کے لئے کوشش کرے اور ناخنوں تک زور لگائے۔ پھر دیکھے کہ انجام کار وہ غالب ہوا یا خدا۔ پہلے اس سے ابوجہل اور ابولہب اور ان کے رفیقوں نے حق کے نابود کرنے کے لئے کیا کیا زور لگائے تھے۔ مگر اب وہ کہاں ہیں۔ وہ فرعون جو موسیٰ کو ہلاک کرنا چاہتا تھا۔ اب اس کا کچھ پتہ ہے۔ پس یقیناً سمجھو۔ کہ صادق ضائع نہیں ہو سکتا وہ فرشتوں کی فوج کے اندر پھرتا ہے۔ بدقسمت وہ جو اس کو شناخت نہ کرے۔" (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم)

(۲) "یقیناً یاد رکھو۔ یہ سلسلہ اس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے قائم کیا ہے۔ اگر یہ سلسلہ قائم نہ ہوتا تو دنیا میں نصرانیت پھیل جاتی ...... یہ سلسلہ کسی احمق اور طاقت سے نابود نہ ہوگا۔ یہ ضرور بڑھے گا اور پھولے گا۔ اور خدا کی بڑی بڑی برکتیں اور فضل اس پر ہوں گے۔ جب ہمیں خدا کے زندہ اور مبارک وعدے ہر روز ملتے ہیں اور وہ تسلی دیتا ہے۔ کہ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ اور تمہاری دعوت زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ پھر ہم کسی کی تحقیر یا گالی اور گلوچ پر کیوں مضطرب ہوں۔"

(الحکم ۳۱ مئی ۱۹۰۲ء)

متعصب اور جانی دشمن جڑ سے کاٹے جائیں گے

(۳) "وہ خدا جس نے ابراہیم علیہ السلام کو اور پھر موسیٰ علیہ السلام کو اور پھر عیسیٰ علیہ السلام کو اور سب کے بعد ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو جانی اور خونی دشمنوں سے بچایا۔ وہ مجھے بھی بچائے گا۔ اور وہ وقت آتا ہے بلکہ نزدیک ہے۔ کہ دشمن اپنے کردار کی سزا پائیں گے۔ جو شخص تقویٰ سے کام نہیں لیتا۔ وہ آخر پکڑا جاتا ہے۔ ...... ایک دن آتا ہے۔ کہ جن متعصب اور جانی دشمنوں کا منہ دیکھتے ہو۔ پھر نہیں دیکھو گے۔ وہ جڑ سے کاٹے جائیں گے۔ اور ان کا نام و نشان نہیں ملیگا۔ خدا نے سب کچھ دیکھا ہے۔ اور وہ اب ہم میں اور ہمارے ان مخالفوں میں جو تکفیر اور گالیوں سے باز نہیں آتے فیصلہ کرے گا۔ وہ حلیم ہے۔ مگر اس کا غضب سب سے بڑھ کر ہے۔ اور وہ سزا دینے میں دھیما ہے۔ مگر اس کا قہر بھی ایسا ہے۔ کہ فرشتے بھی اس سے کانپتے ہیں۔"

(الحکم ۱۰ر نومبر ۱۹۰۷ء)

اشاعت احمدیت کے لئے آسمان پر غیر معمولی جوش ہے

(۴) "آج کل ہمارے سلسلہ کے خلاف بھی ایک عام جوش پھیل گیا ہے۔ یہاں تک کہ بعض رافضیوں سے بڑھ کر لعنت کرتے ہیں۔ اور گالیاں دیتے ہیں اور وہ اس کو عبادت سمجھتے ہیں۔ (یہ بات آجکل احرار پر پورے طور پر چسپاں ہوتی ہے۔) مگر ایک قوم خدا نے تیار کی ہے۔ جو اپنے اخلاص اور یقین میں یہاں تک پہنچی ہوئی ہے۔ کہ اس راہ میں اس کا جان اور مال حاضر ہے ہم تو شرمندہ ہیں۔ کہ ہم سے اس راہ میں کوئی کوشش نہیں ہوئی۔ خدا تعالیٰ نے راہیں کھول دی ہیں۔ اور وہ لوگوں کو ہدایت کر رہا ہے اور یہ اس کا کام ہے۔ آسمان پر اس قدر جوش ہے جو ہماری سمجھ میں نہیں آتا۔" (الحکم ۱۷ر نومبر ۱۹۰۲ء)

جماعت احمدیہ کی فرشتے حفاظت کریں گے

(۵) "یاد رکھو۔ میرا سلسلہ نری دکانداری ہے تو اس کا نام و نشان مٹ جائیگا۔ لیکن اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اور یقیناً اسی کی طرف سے ہے۔ تو خواہ ساری دنیا اسکی مخالفت کرے۔ یہ بڑھے گا اور پھیلیگا اور فرشتے اسکی حفاظت کریں گے۔ ...... میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ سلسلہ کامیاب ہوگا۔ مخالفت کی میں پروا نہیں کرتا۔ میں اسکو بھی اپنے سلسلہ کی ترقی کے لئے لازمی سمجھتا ہوں۔ یہ کبھی نہیں ہوا۔ کہ خدا تعالیٰ کا کوئی مامور اور خلیفہ دنیا میں آیا ہو۔ اور لوگوں نے چپ چاپ اسے قبول کر لیا ہو۔" (الحکم ۱۷ر جولائی ۱۹۰۵ء)

زمین اور آسمان کے پیدا کرنے والے خدا کا عظیم الشان وعدہ

(۶) "اے تمام لوگو سن رکھو۔ یہ اسکی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا۔ وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا۔ اور حجت اور برہان کی رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں۔ بلکہ قریب ہیں۔ کہ دنیا میں صرف ایک ہی مذہب ہوگا۔ جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائیگا۔ خدا اس مذہب اور سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا۔ اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے۔ نامراد رکھے گا۔ اور یہ غلبہ ہمیشہ رہیگا۔ یہاں تک کہ قیامت آ جائے۔" الحکم ۱۷ و ۲۴ر نومبر ۱۹۰۳ء)

حضرت جری اللہ کا یہ آخری اقتباس نہایت ہی بصیرت افروز اور ایمان پرور ہے۔ جس میں کوئی مبالغہ یا آمیزش نہیں۔ بلکہ دشمنانِ احمدیت کی نامرادی اور تباہی کا پیش خیمہ اور بالمقابل احمدیت کی فتح اور شادمانی کی خوشخبری ہے۔ اس پیشگوئی میں احمدیت کی فتح و ظفر اور احرار کی نامرادی کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔

غیر معمولی اجلاس

سندھ و بحتیل آئیلز اینڈ الائیڈ پروڈکٹس کمپنی لمیٹڈ اور ایشیو افریقن کمپنی لمیٹڈ کا ایک غیر معمولی اجلاس بروز جمعہ مورخہ ۱۷ر فروری ۱۹۵۰ء بوقت ۱۱ بجے قبل از نماز جمعہ ربوہ میں منعقد ہوگا۔ تمام حصہ داران شمولیت فرما کر مشکور فرماویں۔ حصہ داروں کو الگ بھی نوٹس بھیجا گیا ہے

خاکسار عبد المجید سیکرٹری

افریقہ میں ایک ڈاکٹر کی ضرورت

افریقہ میں ایک سند یافتہ ڈاکٹر کی سخت ضرورت ہے۔ M.B.B.S کو ترجیح دی جائے گی اگر L.S.M.F ہو تو بھی غور کیا جائے گا۔ بندہ ماہ فروری میں واپس افریقہ رخصت گزار کر جا رہا ہے۔ اگر کوئی صاحب افریقہ جانا چاہیں۔ تو اطلاع دیں۔ تنخواہ معقول دی جائے گی۔ اور آنے جانے کا سیکنڈ کلاس کا کرایہ ملے گا۔ وہاں رہائش۔ نوکر۔ ایندھن۔ روشنی مفت ہوگی۔

(ڈاکٹر) طفیل احمد ڈار معرفت ایسٹرن سائیکل کمپنی سیالکوٹ شہر۔

درخواستہائے دعا

(۱) احباب خاکسار کے بچے کے لئے جو کہ کافی عرصہ سے بیمار ہے۔ دعائے صحت فرمائیں۔ خاکسار مظفر حسین واقف زندگی۔

(۲) میرے والد سید ولایت شاہ صاحب انسپکٹر وصایا چند دنوں سے بعارضہ نمونیا بیمار ہیں۔ اب خدا کے فضل سے افاقہ ہے مگر کمزوری ہے اسلئے تمام احباب سے درخواست دعا ہے۔ سید محمد امین شاہ

(۳) میرے بھائی محمد یوسف صاحب کے گلے کا اپریشن حال ہی میں ہوا ہے۔ جس کی وجہ سے کمزوری ہو گئی ہے۔ احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔ نیز خاکسار اور برادرم عبد الحمید صاحب مولوی فاضل ایف اے انٹرمیڈیٹ کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب دردِ دل سے کامیابی کے لئے دعا فرماویں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

سچے سلسلہ کی مخالفت کیوں ہوتی ہے؟

(مرسلہ مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری ماڈل ٹاؤن لاہور)

یہ اقتباس اس تقریر کا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جلسہ سالانہ پر بروز جمعہ فرمائی تھی جب احباب کرام معہ اپنے پیارے امام حضرت مسیح موعود علیہ السلام مسجد اقصےٰ میں جمع ہو گئے تو حضرت اقدسؑ نے فرمایا:۔

" مولوی صاحب (حضرت مولانا نورالدین صاحبؓ) سے کہہ دو کہ خطبہ مختصر کریں۔"

اس پر حضرت مولوی صاحب نے کلمہ شہادت پڑھ کر مندرجہ ذیل کلمات سے خطبہ پڑھا:۔

" احباب نے اپنے پیارے امام اور دیگر دوستوں کی پند و نصائح سنیں ہیں۔ جو عمل کے لئے بہت کافی ہیں۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو اس پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین "

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:۔

"میں نے یہ امر پیش کیا تھا کہ ہماری جماعت میں سے ایسے لوگ تیار ہونے چاہئیں جو واقعی طور پر دین سے واقف ہوں اور اس لائق بھی ہوں کہ وہ ان حملوں کا جو بیرونی اور اندرونی طور پر اسلام پر ہو رہے ہیں پورا پورا جواب دے سکیں۔

اسلام کی اندرونی بدعات اس حد تک پہنچ گئی ہیں کہ ان کی وجہ اور جہالت سے ہم کافر ٹھہرائے گئے ہیں، اور ہم ایسی کراہت کی نظر سے دیکھے گئے ہیں کہ حال کے مخالف علماء کے فتووں کے موافق ہماری جماعت مسلمانوں کے قبرستان میں بھی داخل ہونے کے قابل نہیں اندرونی طور پر یہ حالت ہے اور بیرونی مخالف ہمارے فرقہ سے اس درجہ مخالفت اور عداوت رکھتے ہیں اور اس حد تک ہم کو اور ہماری جماعت کو برا کہتے ہیں کہ گویا ہم سے ذاتی عداوت ہے۔ اور کسی فرقہ سے ایسی عداوت نہیں۔ عیسائی پادریوں کے سینہ پر ہماری پتھر یہی جماعت ہے۔ آریوں کی نظر کے سامنے سخت دشمن ہم ہی معلوم ہوتے ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ اس کے دو وجوہ معلوم ہوتے ہیں اول یہ کہ ان لوگوں کو خوب معلوم ہے کہ کمربستہ ہو کر کفر اور مخالفوں کے طریق کو دور کرنا ہمارا ہی کام ہے۔ ہم میں نفاق کا شائبہ نہیں پایا جاتا۔ اور حقیقت میں جو شخص اللہ تعالےٰ کے لئے اور اس کی طرف سے آ کر تبلیغ کرتا ہے اس میں نفاق ہوتا ہی نہیں۔ پس ہم چونکہ ان کا ہاں میں ہاں نہیں ملاتے اور اظہار حق سے نہیں رکتے اور دبتے۔ اس لئے طبعاً ہم انہیں برے معلوم ہوتے ہیں اور ان کی آنکھوں میں کھٹکتے ہیں۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ انسان کے اعمال کا عکس دوسروں کے دل پر ضرور پڑتا ہے اور انسان تو انسان حیوانات میں بھی یہ بات پائی جاتی ہے۔ مثلاً اگر ایک بکری کو جس نے ساری عمر میں بھیڑیئے کو نہ دیکھا ہو۔ اور ایسا ہی بھیڑیئے نے بھی بکری کو نہ دیکھا ہو۔ تاہم ایک دوسرے کو دیکھیں گے تو ایک دوسرے کے دل پر وہ اثر جو ان کے تعلقات کا ہو سکتا ہے ضرور پڑے گا۔ اسی طرح یہ ہمارے مخالف فطرتاً یہ جانتے ہیں کہ ہمارے غلط عقائد کا استیصال اس فرقہ کے ذریعہ ہوگا۔ [illegible]

[illegible] اور اس لئے وہ فطرتاً ہمارے دشمن ہیں۔ اور فی الحقیقت یہ سچی بات ہے کہ جو آسمان سے نازل ہوتا ہے اس کا اثر سب پر پڑتا ہے۔ سیاہ دل اور کافر بھی اس اثر کو محسوس کرتے ہیں۔ اور ویسا ہی نیک طینت اور سعید الفطرت بھی اس اثر سے متاثر ہوتے ہیں۔ چونکہ اس کی غرض ہر بدی کی اصلاح ہوتی ہے۔ اس لئے ان بدیوں کے حامی اس کی مخالفت کو ضرور اٹھتے ہیں۔ پھر ہم مخالفت سے کیونکر بچ سکتے ہیں۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب پیدا ہوئے اور آپ نے دعوت کی تو جس قدر مخالفت آپ کی گئی اور جس قدر دکھ آپ کو دیئے گئے کسی جھوٹے پیغمبر کو نہیں دیئے گئے۔ خود آپ ہی کے زمانہ میں جھوٹے پیغمبر بھی اٹھے۔ مگر کوئی بتا سکتا ہے کہ مسیلمہ کذاب اور اسود کو بھی اس قسم کے دکھ دیئے گئے اور ان کی بھی ویسی ہی مخالفت کی گئی۔ میں سچ کہتا ہوں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو وہ دکھ دیا گیا کہ ہم اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے چہ جائیکہ بیان کریں اور نہ الفاظ مل سکتے ہیں کہ ان کی تفصیل پیش کریں اور آپ کے بالمقابل جھوٹے نبیوں کو کوئی دکھ نہیں دیا گیا۔ اس کی وجہ کیا تھی؟ یہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت فطرتاً دلوں پر اثر پڑ گیا تھا کہ یہی شخص ہے جو اس کفر اور بدعت کو جو اس وقت پھیل رہی ہے دور کر دیگا اور آخر دہ ہو کر رہا۔

اسی طرح پر آج ہماری مخالفت کی جاتی ہے یہ ہمارے مخالف طبعاً یقین کرتے ہیں کہ ان کے غلط عقائد کا استیصال ہمارے ہی ہاتھ سے ہوگا۔ (ایدک اللہ بنصرہٖ) اس لئے وہ فطرتاً ہماری مخالفت کرتے ہیں اور ہم کو دکھ دینے میں کوئی کمی نہیں کرتے مگر ان کے یہ دکھ اور ایذائیں ہمیں اپنے کام سے نہیں روک سکتی ہیں۔ یہ سچ ہے کہ آجکل ہم بہت ہی غریب ہیں اور اللہ تعالےٰ کے سوا ہمارا کوئی بھی نہیں اور وہی ہمیں بس ہے ہمیشہ ہمارے خلاف یہ کوشش کی جاتی ہے کہ جب اور جس طرح کسی کا بس چلے اس تھوڑی سی قوم کو نابود کر دیا جائے۔ یہ تو اللہ ہی کا فضل ہے کہ وہ ہماری حفاظت کرتا ہے۔ ورنہ مخالفت کی تو یہ حالت ہے کہ اگر کوئی بیرونی مخالف مقدمہ کرے تو اندرونی مخالف اس سے سازش کرتے ہیں اور اس کو ہر قسم کی مدد دیتے ہیں۔ اور اگر کوئی اندرونی مخالف حملہ کرے تو بیرونی دشمن اس سے آملتے ہیں اور پھر سب ایک ہو کر مخالفت میں اٹھتے ہیں

ان ساری مخالفتوں، عداوتوں کو میں دیکھتا ہوں اور برداشت کرتا ہوں اور مجھے یہ سب بے حقیقت نظر آتی ہیں۔ جب خدا تعالےٰ کے وعدوں پر نظر کرتا ہوں۔ چنانچہ اس کا ایک وعدہ یہ ہے جو پچیس برس ہوئے اشاعت پا چکا ہے۔ براہین احمدیہ میں لکھا گیا ہے۔

یا عیسٰی انی متوفیک ورافعک الیّ ومطھّرک من الّذین کفروا وجاعل الّذین اتبعوک فوق الّذین کفروا الی یوم القیامۃ۔

یہ وعدہ بتا رہا ہے کہ اللہ تعالےٰ میرے منکروں کو میرے متبعین پر غالب نہیں کرے گا۔ بلکہ وہ مغلوب ہی رہیں گے۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جس قدر لوگ اس فرقہ حقّہ کے مخالف ہیں خواہ اندرونی ہوں یا بیرونی مغلوب رہیں گے۔

پس اس وعدہ الٰہی کو دیکھ کر ساری مخالفتیں اور عداوتیں ہیچ نظر آتی ہیں:

ربوہ میں رہائش کا نادر موقع

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے بعض ایسے غیر از کارکنان کے لئے چند مکانات مخصوص کئے گئے ہیں جو ربوہ میں فوری رہائش اختیار کر کے اس کی برکات و فیوض سے بہرہ اندوز ہونا چاہتے ہیں۔ اس غرض کو ملحوظ رکھتے ہوئے یہ مکانات جلسہ سالانہ کی بیرکس کو مکانات کی صورت میں منتقل کر کے بنائے جائیں گے۔ ایسے ایک کوارٹر جو دو کمروں جو (۹×۱۲ فی کمرہ) ایک باورچی خانہ (۷×۶) اور ایک پاخانہ (۵×۴) پر مشتمل ہوگا۔ جس کا صحن ۲۰×۱۲ کا ہوگا۔ لاگت -/۲۰۶ روپیہ ہوگی۔ ان کوارٹرز کے حصول کیلئے شرط یہ ہوگی کہ تعمیر کمیٹی رقم مجوزہ ایسے دوستوں سے پیشگی وصول کر کے کوارٹرز تیار کر دے گی جو تابع منظوری امور عامہ مرکز کے فرائد سے استفادہ کرنا چاہیں۔ مگر یہ کوارٹرز جلسہ سالانہ کے ایام میں ۱۵ دسمبر سے یکم جنوری تک خالی کر دیئے جایا کریں گے۔ نیز یہ مکانات عارضی ہوں گے اور غالباً ایک دو سال کام آسکیں گے۔ پھر یہ جگہ ریلوے کیلئے مخصوص ہے خالی کرنی پڑے گی۔ اس لئے خواہشمند احباب اپنی درخواستیں جلد از جلد دفتر ہذا کے نام اور رقوم دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ کے نام بمد قیمت کوارٹرز بھجوا دیں۔

واضح رہے ایسے کوارٹرز بہت محدود ہوں گے۔ جن کی رقوم معہ درخواستوں کے پہلے آئیں گی ان کو ترجیح دی جائے گی۔ رقم موصول نہ ہونے کی صورت میں درخواست پر غور نہیں ہو سکے گا۔

سیکرٹری تعمیر کمیٹی ربوہ ضلع جھنگ

درخواستہائے دعاء

(۱) میری ہمشیرہ محترمہ فضیلت بیگم عرصہ دو ماہ سے ہسٹیریا کی تکلیف میں مبتلا ہے۔ بہت سے ڈاکٹروں کو دکھایا گیا ہے مگر کوئی فائدہ نہیں پہنچا۔ میں احمدی دوستوں کو اور خاص کر صحابہ کرامؓ کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ محترمہ کی شفا یابی اور درازیٔ عمر کے لئے دعا فرمائیں۔ شریف احمد دلو بابو قاسم الدین سیالکوٹ

(۲) بندہ دس سال کلاس دہم کا امتحان دے رہا ہے احباب ہردو کی کامیابی کیلئے دعا فرمائیں۔

محمود صالح متعلم کلاس دہم بدو ملہی

(۳) چوہدری کرامت اللہ صاحب کی اہلیہ صاحبہ سخت بیمار رہیں۔ ان کی صحت کاملہ کیلئے احباب دعا فرمائیں۔ میاں محمد یعقوب ربوہ

(۴) برادرم مرزا منظور احمد صاحب مولوی فاضل۔ ایم۔ اے۔ ایس پروفیسر گورنمنٹ کالج ڈیرہ اسمٰعیل خاں ۶ ۲/۵۰ کو بمقام لاہور بی۔ اے۔ ایس کے امتحان میں شریک ہو رہے ہیں۔ ان کی امتحان میں نمایاں کامیابی کیلئے احباب جماعت دعا درخواست ہے۔

عبدالمنان ڈیرہ اسمٰعیل خاں

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روزافزوں ترقی

جلسہ سالانہ سنہ ۴۹ء کے موقعہ پر سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے والے اصحاب

(۳)

نمبر شمار	نام	ولدیت	قوم	عمر	سکونت	ڈاکخانہ	ضلع	جماعت	ذریعہ
۶۰	محمد اسماعیل صاحب	سراج الدین صاحب	تیلی	۳۰ سال	ٹھٹھم	اجنیانوالہ	شیخوپورہ	کھاکھٹیاں	ابراہیم صاحب ٹھٹھم ڈاکخانہ اجنیالہ
۶۱	سلطان احمد "	رحیم بخش "	ملک	۲۰ "	کوٹ رنتہ	رسول نگر	گوجرانوالہ	ہیڈ خانکی	
۶۲	محمد الدین "	محمد حسین "	کھوکھر	۱۵ "	چھینانوال	"	"	"	
۶۳	برکت بیگ "	مہتاب بیگ "	مغل	۶۵ "	چک جھمرہ	خاص	لائل پور	چک جھمرہ	
۶۴	محمد لیسین "	محمد الیاس "	ارائیں	۳۰ "	لاہور بھاٹی گیٹ	"	لاہور	لاہور	صوفی محمد حسین صاحب و [illegible] صاحب وکیل الصنعت جوڈیشل بلڈنگ
۶۵	نذیر احمد "	بہاڈل "	بھٹی	۲۰ "	کلسیاں	اجنیانوالہ	شیخوپورہ	کلسیاں	
۶۶	امیر "	نادر خاں "	شیخ	۳۰ "	چک ۲۸۱	جوکی کھاگانوالہ	سرگودھا	چک ۲۸۱	
۶۷	محمد امین "	محمد زبیر "	اعوان	۴۷ "	پارہ چنار	خاص	کرم ایجنسی	پارہ چنار	
۶۸	نیاز علی "	خواجہ علی "	"	۳۵ "	ملک پور اعوان	کریانوالہ	گجرات	حال پی اے سنٹر نوشہرہ	
۶۹	رحم علی "	غلام محمد "	مغل	۳۲ "	مجھوڑہ	بھمبر	میرپور	"	
۷۰	غلام محمد "	اللہ داد "	مجوکہ	۲۲ "	مجوکہ	خاص	سرگودھا	خاص نوشہرہ	
۷۱	محمد انور "	بشیر احمد "	جٹ	۱۳ "	قاضی پاڑنگ	پسرور	سیالکوٹ	گھنوکے ججہ	فضل الٰہی صاحب ولد حیات محمد صاحب بھیرہ
۷۲	رحمت مسیح "	اللہ دیہ "	اعوان	۳۶ "	سلانوالی	خاص	سرگودھا	چک نمبر ۹۷	ضلع سرگودھا حال محلہ لوہاراں اسلانوالی
۷۳	محمد حسین "	رحمت علی "	کمہار	۱۷ "	احمدنگر چھٹہ	"	گوجرانوالہ	کھیوے والا	
۷۴	محمد لطیف "	علی محمد "	آرائیں	۱۸ "	ہیلاں	"	گجرات	ہیلاں	مرزا محمد حسین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ہیلاں
۷۵	بشیر احمد "	حسین بخش "	انصاری	۲۰ "	ڈبان سنگھ	"	شیخوپورہ	بھوڑو چک ۱۸	
۷۶	صوبا خاں "	رحمت خاں "	باجوہ	۳۰ "	چک نمبر ۱۶۷ ج ب	چک جھمرہ	لائل پور	چک جھمرہ	بشیر صاحب چک جھمبور نمبر ۱۷ ضلع شیخوپورہ
۷۷	محمد سبحان خاں صاحب ڈاکٹر	عبدالرحمان خاں "	پٹھان	۳۳ "	سبی	خاص	سبی بلوچستان	سبی	
۷۸	ڈاکٹر میاں محمد رفیق صاحب	بابو محمد الدین "	کشمیری ککھڑ	۲۲ "	کشمیر کوچہ عبدالرزاق سیالکوٹ	"	سیالکوٹ	سیالکوٹ	
۷۹	مولوی محمد بشیر احمد "	عنایت اللہ "	قریشی	۱۹ "	سیالکوٹ	"	"	"	قاضی علی محمد صاحب امام مسجد سیالکوٹ
۸۰	اروڑا "	بھنگو "	جٹ	۴۰ "	چک نمبر ۱۰/۱۲ ایل	چک نمبر ۳/۱۲ ایل	منٹگمری	چک نمبر ۳/۱۲ ایل	محمد عبداللہ چک نمبر ۳/۱۲ ایل
۸۱	نبی بخش "	امیرہ "	ارائیں	۶۵ "	چیچل سنگھ والا چک ۱۴ ر ب	عباس پور	لائل پور	چک نمبر ۶۶	
۸۲	محمد شریف "	محمد الدین "	جٹ	۲۰ "	کیس	رسول پور	سیالکوٹ	درگانوالی	ڈاکٹر بشیر احمد صاحب کوٹلی درگانوالی
۸۳	مختار احمد "	عزت علی خاں "	راجپوت	۱۸ "	چک ۲۷ ج ب	۳۰ ج ب	لائلپور	چک ۶۸ ج ب	ماسٹر محمد علی صاحب پریذیڈنٹ چک ۳۰ ج ب ضلع لائلپور
۸۴	محمد نصیب "	ڈاکٹر اکرم "	شیخ	۲۰ "	لاہور محلہ ٹھنڈی کھوئی	لاہور	لاہور	لاہور	
۸۵	محمد عبداللہ "	محمد صدیق "	قریشی	۲۹ "	جھنگ	جھنگ	"	"	محمد ظفر پیر صاحب
۸۶	محمد حیات "	محمد بخش "	سپرا	۲۵ "	چک ۲۷ ج	چک ۳۷ ج	سرگودھا	چک ۳۷ ج	ماسٹر احمد خاں صاحب [illegible] ضلع دیہات چک نمبر ۳۱
۸۷	دبیر حسین "	خدا بخش "	واہلہ	۱۸ "	چک ۸۷ شمالی	چک ۸۸ شمالی	"	" ۸۷ شمالی	
۸۸	محمد نواز "	رحمت خاں "	"	۱۴ "	"	"	"	"	بذریعہ غلام قادر صاحب
۸۹	محمد صادق "	رحمت "	"	۲۱ "	"	"	"	"	
۹۰	غلام جیلانی "	عبدالغنی درانی "	درانی	۱۶ "	کشمیر سٹوڈ	نٹ ہوم آریہ	ہسپتال	بلڈنگ مری روڈ	راولپنڈی
۹۱	صوفی غلام حسین "	کریم بخش "	راجپوت بھٹی	۲۷ "	پنڈدادنخاں	خاص	جہلم	سرگودھا	میاں عبدالرحمٰن صاحب سبانوالی
۹۲	محمد اسلم "	چوہدری محمد شریف "	جٹ باجوہ	۲۱ "	غلانوالی	پھلورہ	سیالکوٹ	رچھوکے	چوہدری ظفر احمد صاحب
۹۳	ملک سردار خاں نمبردار	ملک محمد یار خاں "	اعوان	۴۳ "	جبی	جبی	سرگودھا	خوشاب	ملک شیر بہادر صاحب امیر جماعت احمدیہ " خوشاب
۹۴	میاں غوث محمد "	میاں غلام مرتضیٰ "	پٹھان	۵۰ "	"	"	"	"	
۹۵	محمد صدیق "	مقیم "	کشمیری	۲۶ "	ڈسکہ	ڈسکہ	سیالکوٹ	ڈسکہ	
۹۶	سید احمد "	اللہ یار "	بلوچ	۱۹ "	رنیکے	شیخوپورہ	شیخوپورہ	شیخوپورہ	
۹۷	چوہدری غلام حیدر "	فتح خاں "		۲۰ "	چک نمبر ۹۷ جنوبی	چک نمبر ۹۵	سرگودھا	چک نمبر ۹۷	
۹۸	عباس علی شاہ "	سید علی شاہ "	سید	۲۴ "	سیدو	مڈھ رانجھا	"	مڈھ رانجھا	

(باقی)

چو دور خسروی آغاز کردند
مسلماں را مسلماں باز کردند

حقیقت یہ ہے کہ ہم نے کما حقہ تبلیغ کی طرف توجہ نہیں کی۔ اگر ہم میں سے ہر خادم تبلیغ کرے اور باقاعدہ تبلیغ کرے۔ پیغمبروں کی طرح تبلیغ کرے۔ اور دکھ سہہ کر تبلیغ کرے۔ کہ ہمارے محسن ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا ایک فرد بھی نام کا مسلمان نہ رہے۔ تو یہ ہو نہیں سکتا کہ مسلمان جو محمد مصطفیٰ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت کے دعویدار ہیں۔ اسلام کے سچے ہمدرد اور خیر خواہ اور محافظ یعنی اس زمانہ کے مامور من اللہ سے دشمنی کریں ہمارے اور دوسرے مسلمانوں کے درمیان ایک دیوار حائل ہے۔ جب تک ہم اس دیوار کو توڑ نہیں دیں گے ہم مسلمانوں کو امام مہدی علیہ السلام کے جھنڈے کے نیچے جمع نہیں کر سکتے۔ وہ دیوار تعصب کی دیوار ہے۔ اٹھیئے۔ اپنی نیندوں کو حرام کر کے اپنے آراموں کو الوداع کہہ کر ایک نہ مٹنے والا جوش سینہ میں دبا کر امتِ محمدیہ کی خدمت کیجئے۔ پیار سے ہمدردی سے ان کو پیغام احمدیت پہنچا دیجئے۔ آپ کا فرض ہے کہ ہر مسلمان کو پھر نئے سرے سے مسلمان بنائیں۔ جب تک ہر مسلمان محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہی متبع نہیں بن سکتا اس وقت تک کوئی خادم اپنے فرائض سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتا۔ اپنے فرض کو نہ بھولئے خدا آپ کو کبھی فراموش نہ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین

(مہتمم تبلیغ خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

تعلیم الاسلام کالج کے ۲ نوجوانوں کا خدمت خلق کا کارنامہ

مورخہ ۳۱ر جنوری شام کے ساڑھے چار بجے جس وقت کالج کی بوٹنگ ٹیم دریائے راوی میں پریکٹس کر رہی تھی۔ کلب ہذا کے دو نوجوان عبدالوحید صاحب پراچہ ابن شیخ عبدالرحیم صاحب پراچہ اور داؤد احمد صاحب ابن کرنل عطاء اللہ صاحب بھی وہاں کشتی رانی کی مشق کے لئے پہنچے ہوئے تھے۔ دریائے راوی عین طغیانی میں تھا دفعتاً انہوں نے دیکھا کہ ایک آدمی ڈوب رہا ہے چنانچہ انہوں نے نہایت مستعدی سے اپنے آپ کو خطرے میں ڈال کر جبکہ اسے نکالتے وقت کشتی الٹ جاتی تھی۔ اس کو کھینچ کر اپنی کشتی میں اسکی بے ہوشی کے عالم میں لٹا لیا اور کنارے پر لا کر اسکی فرسٹ ایڈ کی۔ چنانچہ ایک گھنٹے کی تیمارداری کے بعد اسے ہوش آ گئی۔

(... انچارج ... تعلیم الاسلام کالج لاہور)

نارتھ ویسٹرن ریلوے

نوٹس

ماش ثابت کی فروخت کے لئے کھلے سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں یہ خاص مقدار لاہور ملتان اور کوئٹہ کے این ڈبلیو آر کے غلہ کے ریزرو ڈپوؤں میں پڑی ہے۔ ہر وہ شخص جو ماش ثابت کی اس کل مقدار یا اس کے کسی حصہ کو خریدنا چاہیئے۔ وہ اسکے لئے ٹنڈر دے سکتا ہے

ذخائر کی تفصیل	تخمینی مقدار		
	چھٹانک	سیر	من
ماش ثابت	۱۴	۲۸	۵۷۱۲

۱۔ ماش ثابت کی جتنی مقدار ہر ڈپو میں پڑی ہے۔ اسکی تفصیل ٹنڈر کے ساتھ منسلکہ فہرست میں دی گئی ہے۔

۲۔ ماش ثابت کو ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ ملتان، ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ کوئٹہ اور ڈی سی او ایس (راشننگ)، گرین ریزرو ڈپوؤں پر ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔

۳۔ سربمہر ٹنڈر ۱۳ فروری ۱۹۵۰ء کے دو بجے دوپہر تک کنٹرولر آف سٹورز کے دفتر میں رکھے ہوئے ٹنڈر بکس میں ڈال دینا ہوگا۔ یہ ٹنڈر اسی وقت اس دفتر میں ۲ بجے دوپہر کو کھولا جائے گا۔

۴۔ ٹنڈر دہندوں کو اجازت ہوگی۔ کہ اگر وہ چاہیں۔ تو ٹنڈر رکھنے کے وقت وہاں موجود رہ سکتے ہیں:۔

(۵) ٹنڈر فارم ۴ فروری ۱۹۵۰ء کو اور اس کے بعد حاضری والے دنوں میں دو بجے دوپہر سے ۴ بجے دوپہر تک اور ہر جمعہ کو گیارہ بجے صبح سے ۱۲ بجے دوپہر تک مقامی طور پر ایک روپیہ اور باہر بھیجنے کی صورت میں ڈیڑھ روپیہ کی ادائیگی پر ڈپٹی جنرل منیجر (فوڈ) نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور۔ ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ ملتان اور ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ کوئٹہ کے دفاتر سے طلب کئے جا سکتے ہیں وی پی کے ذریعہ فارم منگوانے والی درخواستوں پر غور نہیں کیا جائیگا اور انہیں صرف منی آرڈر کے ذریعے نقد رقم موصول ہونے پر ہی ارسال کیا جائیگا

۶۔ ٹنڈر دہندوں کو چاہیئے کہ وہ جتنی مقدار میں یہ جنس خریدنا چاہیں اس کی قیمت کے ۲۵ فیصدی کے مساوی روپیہ بطور زر بیعانہ جمع کرادیں۔ یہ رقم چیف کیشیر نارتھ ویسٹرن ریلوے کے پاس جمع کرائی جائے۔ جو ٹنڈر دہندہ کو اس کی رسید دیں گے یہ رسید ٹنڈر کے ساتھ منسلک کی جائیگی جس کے بغیر ٹنڈر پر کوئی غور نہ ہوگا۔

۷۔ ڈپٹی جنرل منیجر (فوڈ) نے یہ حق اپنے لئے محفوظ رکھا ہے کہ وہ کسی ایک ٹنڈر یا سب ٹنڈروں کو کوئی وجہ بتلائے بغیر رد کر دیں

این۔ ڈبلیو۔ آر ہیڈ کوارٹرز آفس
لاہور مجریہ ۲ فروری ۱۹۵۰ء

ڈپٹی جنرل منیجر
(فوڈ)

اسلام اور ملکیتِ زمین

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تازہ تصنیف

حجم ۲۶۴ صفحات — قیمت اڑھائی روپے

ملنے کا پتہ (۱) وکیل الدیوان ربوہ۔ ضلع جھنگ

(۲) لاہور کے احباب مکتبہ تحریک انارکلی لاہور سے طلب کریں۔

اعلےٰ عطر

امپیریل کیمیکل کمپنی کے تیار کردہ بہترین ولائتی عطر جن میں شامی۔ اپولین۔ مونا۔ نشاط بہار فلودا۔ جو تو فی شیشی ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک ہماری اپنی مصنوعات اعلیٰ قسم کے دیسی عطر چنبیلی گلاب۔ شام شیراز۔ حنا۔ مشک۔ عنبر۔ گل شبّو گل سوسن۔ نرگس۔ شہلا۔ اعرابی۔ نیلوفر۔ بنفشہ قیمت پانچ روپے اور دس روپے فی تولہ۔ چنبیلی۔ گلاب۔ گل شبّو۔ بہترین قسم بیس روپے فی تولہ تک

ایسٹرن پرفیومری کمپنی ربوہ ضلع جھنگ

بینظیر کارنامے

سرورِ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم الشان کارنامے جن کی دنیا کی تاریخ میں کوئی نظیر نہیں:۔ انگریزی میں کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین سکندرآباد۔ دکن!

اکسیرین رجسٹرڈ

یعنی سچے موتیوں کا سفید سرمہ

ضعف بصارت کا حکمی علاج۔ ککروں کا جانی دشمن تندرست آنکھوں کا سچا محافظ؛ دیگر تمام امراض چشم کا واحد علاج۔ ہر شہر میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ قیمت ایک روپیہ چار آنہ (۱/۴/۰) محصول ڈاک علاوہ

ملنے کا پتہ

افغان کیمیکل لیبارٹریز دھرم پورہ۔ لاہور

طاقت کی گولی رجسٹرڈ

ناطاقتی پٹھوں کی کمزوری کو دور کر کے طاقتور بنا کر صاحب اولاد بنا دیتی ہے
قیمت ۶۰ گولی خوراک ایکماہ پانچ روپے

شفاخانہ رفیق حیات ٹرنک بازار سیالکوٹ

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

عبدالرحمٰن کاغانی اینڈ سنز قادیان حال سید مٹھا لاہور کی تیار کردہ

محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ

اٹھرا کا چالیس سالہ مجرب علاج فی تولہ ڈیڑھ روپیہ مکمل خوراک پندرہ روپے

نیز ہر قسم کے مجربات ملنے کا پتہ

حکیم عبدالقدیر کاغانی (بانی دواخانہ) سید مٹھا بازار لاہور

سرمہ مبارک آنکھوں کی جملہ امراض کا علاج قیمت فی تولہ ۲/۸/۰ سرمہ مبارک تریاق اٹھرا صندلین رسالے مفت منگوائیں دواخانہ نورالدین جودھامل بلڈنگ

چوہدری محمد ظفر اللہ خان

چوہدری ظفر اللہ خان پر مندرجہ ذیل مقالہ انگریزی کے رسالہ "تعارف پاکستان" شائع کردہ بین الاقوامی اسلامی اقتصادی کانفرنس۔ مرتبہ جناب ایم۔ اے خالق صاحب سے ترجمہ کیا گیا ہے۔

جب سیکیورٹی کونسل میں مسئلہ کشمیر کی پیچیدگیاں اور الجھنیں نمایاں ہوئیں تو ساتھ ہی اس انسان کا جیب [illegible] بے باک کیرکٹر بھی منظر عام پر آ گیا۔ جو پاکستان کی نمائندگی کر رہا تھا۔

سفید بالوں والا دبلا پتلا اور کمزور ظفر اللہ خان لیک سکسس میں نام نہاد سیاسی چالبازیوں سے ناآشنا ہو تو ہو۔ مگر وہ اس طریق کار سے خوب واقف ہے جو اس نے انتخاب کیا۔

جب ایک موقعہ پر سیکیورٹی کونسل کشمیر کے متعلق اپنے ایک پہلے مشہرہ وطیرہ سے سرکنے کے آثار ظاہر کرتی ہوئی معلوم ہوئی تو ظفر اللہ خان نے اس پریشان دشکوہ مجلس کو ایک طنز کا ہدف بنایا۔ اپنے آپ کو مطعون کرتے ہوئے آپ نے کہا "مجھے یہ بات محسوس ہوتی ہے کہ میں پاکستان کے باشندوں کا پیغام ارکان مجلس کو پہنچانے میں سخت ناکام رہا ہوں"

چوہدری محمد ظفر اللہ خان پاکستان کا وزیر خارجہ و دولت مشترکہ آج دنیا کے ان چند چوٹی کے سیاستدانوں میں سے ایک ہے۔ جن کے ساتھ ملاقات کرنا پبلک اور دوستوں کے لئے نہائت آسان بات ہے حقیقت یہ ہے کہ بعض نجی خطوط کا فوری جواب حیرت زدہ کر دیتا ہے۔

آپ کو قدرت نے بے پناہ قوت کار کا عطیہ تفویض کیا ہے۔ آپ کی کامیابی کا راز بلا غرض مگر انتہائی محنت کے سوا کچھ نہیں۔ جس نے آپ کو بام شہرت پر متمکن کر دیا ہے۔ آپ کی طالب علمانہ اور پبلک زندگی شاندار کامیابیوں کا ایک سلسلہ ہے۔

آپ ۶ر فروری ۱۸۹۳ء میں پیدا ہوئے اور آپ نے گورنمنٹ کالج لاہور اور کنگس کالج لنڈن میں تعلیم حاصل کی۔ جہاں آپ نے بالترتیب ایم۔ اے اور قانون کی ڈگریاں حاصل کیں آپ نے ۱۹۱۴ء میں کنگز ان سے بیرسٹری کی ڈگری حاصل کی۔ اور اپنے وطن سیالکوٹ میں بطور وکیل کام شروع کیا۔

آپ کو وکالت میں خوب کامیابی ہوئی لاہور میں آپ کو "انڈین کیسز" کی ادارت پیش ہوئی جس کام کو آپ اٹھارہ سال تک کامیابی کے ساتھ نبھاتے رہے آپ کی اور بھی کئی ایک تصنیفات ہیں

آپ ۱۹۲۶ء میں پنجاب کے مسلمانوں کی طرف سے لیجسلیٹو اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے اور ۱۹۳۵ء تک فائز رہے۔ جب آپ گورنر جنرل کی مجلس عاملہ کے ممبر نامزد ہوئے۔ آپ نے بطور ہندوستان کے مندوب تین بار راؤنڈ ٹیبل کانفرنس میں بھی شرکت فرمائی۔ بعد ازاں ہندوستانی اصلاحات کی جائنٹ سلیکٹ کمیٹی میں نامزد ہوگئے ۱۹۳۷ء میں آپ کو کے۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ کا خطاب ملا۔

۱۹۴۱ء میں آپ کو فیڈرل کورٹ کا جج بنایا گیا اور اس عہدہ پر چھ سال تک متمکن رہے۔ اس اثنا میں ۱۹۴۲ء میں آپ کچھ عرصہ کے لئے چین میں حکومت ہند کے ایجنٹ جنرل رہے۔

۱۹۴۷ء کے نصف ثانی میں آپ نواب بھوپال کے دستوری مشیر رہے۔ مگر جلد ہی حکومت پاکستان نے آپ کو بلا لیا اور دو ماہ تک آپ یو۔ این۔ او۔ میں مسئلہ فلسطین کے ضمن میں پاکستانی وفد کی راہنمائی فرماتے رہے۔

وکالت کی قابلیت اور بین الاقوامی قانون میں عمیق واقفیت نے ظفر اللہ خان کو تمام اسلامی ممالک میں ہر دلعزیز بنا دیا اور مسلمانان عالم کے دلوں میں آپ کے لئے عزت و احترام اور تشکر کے جذبات اچھلنے لگے۔ اور جیسا کہ ہر ایک کی خواہش اور امید تھی۔ لیک سکسس سے واپسی پر آپ کو امور خارجہ و دولت مشترکہ کی وزارت پاکستان حکومت نے پیش کی جو آپ نے قبول کرلی۔

ظفر اللہ خان کا نظریہ حیات بنی نوع انسان کی بہبودی اور ہمدردی ہے۔ چونکہ آپ ایک پکے مسلمان ہیں۔ آپ کی نگاہ موجودہ نظریہ قومیت کی تنگ نظری کی متحمل نہیں ایک بار آپ نے اپنے ایک دوست کو لنڈن میں لکھا

ہم اپنی سی کئے جا رہے ہیں۔ مگر آپ اللہ تعالےٰ سے دعا کریں۔ کہ وہ تمام دنیا کے لئے عموماً اور مسلمانوں کے لئے خصوصاً بہتری کے سامان پیدا کرے۔ آپ دین اور قرآنی تعلیم کے نہائت سرگرم طالب علم ہیں۔ اور قرآن کریم کی آیات اور احادیث آپ کو ازبر ہیں شاید دنیا میں آپ ہی ایک ایسے شخص ہیں جو سرکاری سیاسی تقریروں کے دوران میں بھی قرآن کریم کی آیات کے حوالے دیتے ہیں۔ آپ سادہ زندگی پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور دوسروں کی بھی سادہ زندگی کے لئے ہمت افزائی کرتے ہیں۔ آپ چوبیس سال سے اپنی ذاتی آمدنی کا ⅓ حصہ بنی نوع انسان کی بہبودی اور اسلامی اصولوں کو فروغ دینے والے اداروں کو دیتے آئے ہیں۔

آپ بڑوں کی صحیح روح کے ساتھ چھوٹوں کے معاملات میں ذاتی دلچسپی لیتے ہیں۔ اور کبھی سنجیدہ پند و نصیحت سے گریز نہیں کرتے

ایک دوست کی طرف ایک طویل مکتوب میں جو اب شائع ہو چکا ہے۔ آپ نے لکھا کہ وہ یہ مکتوب اول تو اس ذمہ داری کی وجہ سے لکھ رہے ہیں۔ کہ جو ان پر عائد ہوتی ہے کہ وہ ایک ایسے شخص کی رہنمائی کریں۔ جس کے کندھوں پر قوم کی تعمیر نو کا بوجھ جلد ہی پڑنے والا ہے۔ اور دوم اس لئے کہ آپ مکتوب الیہ کا حوصلہ بڑھانا چاہتے ہیں۔ کہ وہ ایسے دوستوں سے محروم نہیں ہے۔ جن کی رہنمائی امداد باہمی پر وہ ہر وقت بھروسہ کرسکتا ہے۔

غریب طلباء بے کار نوجوان اور گم کردہ مسلمان اکثر آپ کے پاس استمداد کے لئے آئے ہیں اور ہمیشہ بانیل مرام واپس ہوئے ہیں۔ آپ ہر مشورہ لینے والے کے لئے کشادہ دلی سے اپنا وقت صرف کرنے کو تیار رہتے ہیں۔ ایک مغربی کی نگاہ میں ظفر اللہ خان نیک خیال صوفی ہوں لیکن اپنی قوم کی نگاہ میں آپ کی معیار پسندی ایک ٹھوس محسوس ہونے والی حقیقت ہے

قائداعظم میموریل فنڈ کمیٹی کا اجلاس

لاہور ۴ر فروری۔ قائداعظم میموریل فنڈ کمیٹی ضلع لاہور کا ایک اجلاس یکم فروری ۱۹۵۰ء کو کمشنر صاحب لاہور ڈویژن کی صدارت میں ہوا۔ اجلاس میں ڈپٹی کمشنر لاہور کے علاوہ فوج اور ایئر فورس کے نمائندے اور غیر سرکاری اصحاب بھی شریک ہوئے۔ کمیٹی نے اس بات پر زور دیا کہ ہر پاکستانی کو اپنی استطاعت کے مطابق اس فنڈ میں حصہ لینا چاہیئے اور سرکاری ملازموں کو حسب ذیل شرح سے اس فنڈ میں روپیہ دینا چاہیئے۔

۱- ۲۵۰ روپیہ تک تنخواہ پانے والے ایک دن کی تنخواہ
۲- ۲۵۱ اور ۵۰۰ کے درمیان پانے والے تنخواہ کا ۵ فیصدی
۳- ۵۰۰ سے اوپر پانے والے تنخواہ کا دس [illegible]

امریکہ ایک گھنٹے کے اندر جنگی تیاری مکمل کرسکتا ہے!

واشنگٹن ۳ر فروری۔ دولت متحدہ جماہیر امریکہ کے وزیر دفاع مسٹر جانسن نے گذشتہ شب اعلان کیا۔ کہ امریکن نظام دفاع اب ایک ایسے مرحلے میں پہنچ چکا ہے کہ عند الضرورت امریکن فوج ایک گھنٹے کے اندر اندر میدان جنگ میں پہنچ سکتی ہے۔ آپ نے کہا اگرچہ ہمارے نظام دفاع کی حالت ۱۹۴۵ء کی بہ نسبت بہت زیادہ اچھی اور بہت زیادہ مضبوط ہے تاہم ہمارا مقصد وحید امن و صلح ہے۔ اور ہم صرف اسی کے متلاشی ہیں۔ دنیا میں صرف ایک ایسا ملک موجود ہے۔ جو جنگ شروع کرے گا۔

ہم ایسا فوجی نظام چاہتے ہیں۔ جو کسی حملہ آور کا منہ پھیر دینے کے لئے کافی ہو۔ اور اگر وہ ہماری حدود سے پرے نہ رہے۔ تو اسے ٹھوکریں مار مار کر ہٹا دیا جائے جنوب شمال پر واضح ہو جانا چاہیئے۔ اگر ان کی طرف سے کوئی حرکت صبح چار بجے ہوئی۔ تو امریکہ کی جنگی عظمت صبح پانچ بجے میدان میں موجود ہوگی۔

ترکی میں بے پناہ برف باری

بیسیوں منجمد ہوگئے

استنبول ۳ر فروری۔ ترکی میں جاڑے کی شدت نے اگلا پچھلا ریکارڈ توڑ کر رکھ دیا ہے تاریخ اس کیفیت کی نظیر پیش نہیں کر سکتی۔ اطلاع ملی ہے کہ درجنوں افراد منجمد ہو کر مر گئے ہیں۔ دیہات میں بھیڑیئے ہڑبونگ مچا رہے ہیں بعض اضلاع میں اس قدر برف پڑی ہے کہ ٹیلیگراف کے کھمبے اس میں گڑ گئے ہیں۔ آج استنبول اور انقرہ میں درجہ حرارت ۲۵ درجہ سنٹی گریڈ سے بھی نیچے ہو گیا۔ دیہاتی مدرسے بند کر دیئے گئے ہیں۔ اور ٹریفک کے سلسلے منقطع ہو چکے ہیں۔

کشمیر پر ہندوستان کا جبراً قبضہ برداشت نہیں کیا جائیگا

جھنگ مگھیانہ ۳ر فروری۔ ہز ایکسی لینسی سردار عبد الرب خان نشتر گورنر مغربی پنجاب نے یہاں اعلان کیا ہے کہ کشمیر کا فیصلہ اہل پاکستان کی امنگوں کے مطابق کرانے کے لئے پاکستان وہ سب کچھ کر گزرے گا۔ جو اس کے بس میں ہے۔ یہ اعلان سردار صاحب نے ایک عام جلسے میں کیا۔ جو مگھیانہ کی تاریخ میں نہایت عظیم الشان تھا۔ آپ نے ہندوستان کو متنبہ کیا کہ اگر اس نے کشمیر کو طاقت کے بل بوتے پر اپنے قبضہ میں رکھنے کی کوشش کی تو پاکستان کی ساری آبادی یک جان ہو کر اس منصوبے کو خاک میں ملا دے گی۔ ہم ہندوستان کے ساتھ لڑنا نہیں چاہتے کیونکہ وہ ہمارا ہمسایہ ہے لیکن ہم چڑھائی کرنے والوں کا دشمن ہے۔ ہم ہر اس تجویز کو قبول کرنے پر آمادہ رہے ہیں جو کسی بنا پر امن سمجھتے پر ہو۔

برطانوی پارلیمنٹ توڑ دی گئی

سینڈرنگھم۔ نارفوک ۳ر فروری۔ جلالت الملک جارج ششم نے اپنے دیہاتی محل میں اس اعلان پر دستخط کر دیئے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ ۱۹۴۵ء کی منتخب پارلیمنٹ کو توڑ دیا گیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ملک میں الیکشن کی سرگرمیاں سرکاری طور پر شروع ہو جائیں گی جلد ہی منتخب ممبر یکم مارچ کو حلف اٹھائیں گے۔ اور نئی پارلیمنٹ کا اجلاس ۶ر مارچ کو شروع ہو گا۔